امن وسلامتی کا نشان، نواسۂ رسول سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما

پروفیسر ابوطلحہ عثمان

علی رضی اللہ عنہ اور نبی کے بھانجے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جان دے دی مگر امت میں باہم دنگا فساد نہ ہونے دیا۔ خلافت اس لیے نہ چھوڑی کہ محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وعدہ لیا تھا کہ عثمان تمھیں (خلافت کا) قمیص پہنایا جائے گا، لوگ تجھ سے اسے اتارنے کا مطالبہ کریں گے مگر تم نہ اتارنا، دوسری طرف اپنے وقت میں جانشین علی، نواسۂ نبی، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت دے دی مگر امت میں جنگ وجدل نہ ہونے دیا۔ محبوب نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا: میرا یہ نواسہ سردار ہے ''مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کرائے گا۔'' سیدنا حسن کی خلافت سے دستبرداری اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کی دست معاویہ رضی اللہ عنہ پر بیعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی پوری فرمادی۔ اہل اسلام پھر سے ایک ہوگئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلاب اور فتوحات میں رکاوٹ آگئی تھی۔ اب پھر سے طوفانی فتوحات شروع ہوگئیں۔ اہل اسلام نے خوش ہوکر اس سال کا نام ہی ''عام الجماعۃ'' رکھ دیا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آخر زمانہ میں جو عجمی فتنہ شروع ہوا اور ایک سازش کے تحت ذی النورین کو شہید کر دیا گیا۔ بڑے بڑے ممالک مجاہدین اسلام نے فتح کر لیے تھے۔ ایرانی سطوت اور روم وشام کی شان وشوکت اصحاب رسول کے قدموں پر نچھاور ہو چکی تھی۔ سیدنا فاروق اعظم کو شہید کر کے معاندین خوش تھے کہ اب اسلام کا سیل رواں رک جائے گا، مگر ہوا کیا؟ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اسلامی سکہ ۲۲ لاکھ مربع میل پر چل رہا تھا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی انتظامی صلاحیتوں اور مجاہدانہ سرگرمیوں سے وہ ۴۴ لاکھ مربع میل تک رواں دواں ہوگیا۔ نصرانی اور یہود ومجوس کی سازشیں ناکام ہوئیں، بالآخر اس دشمن اسلام مثلث نے اندر گھس کر حملے کا سوچا۔ سوء اتفاق سے انھیں ایک عیار ''ابن سباء'' ہاتھ آ گیا اس نے حبِ علی اور حبِ آلِ رسول کا چولا پہنا اور اہل مدینہ جب حج کے موقع پر مکہ چلے گئے سبائی سازشی ٹولہ حاجیوں کے لباس میں مدینہ پہنچا۔ مدینہ میں موجود چند گنتی کے صحابہ اور دوسرے لوگ موجود تھے جبکہ ان کو بھی سیدنا عثمان نے دفاعی جنگ لڑنے کی اجازت نہ دی۔ وہ فرماتے تھے اپنے تحفظ کے لیے حرم مدینہ میں خون کا قطرہ نہیں بہنے دوں گا۔ مگر اعدائے اسلام تو سازش کے تحت آئے ہی خلیفۂ راشد اسلام کو شہید کرنے کے لیے تھے۔ انھوں نے چالیس روز محاصرے کے بعد نہایت بے دردی وسفا کی سے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور جبراً سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اصل میں وہ سیدنا علی کو ڈھال بنا کر اپنا منشور پورا کرنا چاہتے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے عذر پر انھوں نے کہہ دیا تھا کہ اگر

آپ بیعت نہیں لو گے تو ہم تمہیں بھی عثمان کے ساتھ ملا دیں گے۔ سیدنا علی کو خیال ہوا کہ چلو بیعت لے کر ہم اصلاح احوال کرلیں گے۔ دوسری طرف بزرگ اصحابِ رسول اور عشرہ مبشرہ کے ارکان حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہما اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی قصاص عثمان کا مطالبہ کر دیا اور ایک روایت کے مطابق انھوں نے اس شرط کے ساتھ بیعت کی کہ سیدنا عثمان کے قاتلوں سے بدلہ لیا جائے گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی یہی چاہتے تھے، مگر ان کے سب سے پہلے بیعت کرنے والے قاتلان عثمان مالک اشتر وغیرہ ہی تھے۔ اب یہی مالک اشتر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سپاہ کا کمانڈر بن گیا تھا۔ سازشیوں نے قصاص عثمان کے مطالبہ میں پیش رفت نہ ہونے دی۔ اسی پر جنگ جمل اور پھر جنگ صفین پیش آئی۔ سازشیوں نے اب سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی کو نشانہ بنایا۔ اس پورے عرصہ میں اسلام کا جھنڈا ایک انچ آگے نہ بڑھ سکا، ایک انچ زمین فتح نہ ہوسکی۔ سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما میں مصالحت کی کوشش کی گئی مگر صلح میں تو اہل باطل، اعدائے اسلام، منافقین کو اپنی موت نظر آ رہی تھی۔ انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر ہی کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جنگ نہروان پیش آئی مگر مسئلہ کا حل نہ نکل سکا اور پھر انہی اہل فتنہ لوگوں نے سیدنا علی کو شہید کر دیا۔ ولی عہد کے طور پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے نظام خلافت سنبھالا مگر مدعیان حب آل رسول نے ان پر بھی حملہ کر دیا۔ وہ زخمی ہوئے اور پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بھی اپنے برادر بزرگوار کے ہمراہ بیعت کر چکے۔ اب سازشی مہروں کو چن چن کر الگ کیا گیا اور دامن اسلام وسیع تر ہوگیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقبوضہ اسلام گیارہ لاکھ مربع میل کو دوگنا کر کے بائیس لاکھ تک پہنچایا تھا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فاروقی عدل سے متفید ہونے والے بائیس لاکھ مربع میل کو پھر سے دوگنا کر دیا یعنی چوالیس لاکھ مربع میل تک حکمرانی اسلام پہنچ گئی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ڈھائی تین سال تک خلافت علی کے زمانہ میں اہل باطل نے ایک عارضی بند لگایا جو نواسۂ نبی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت سیدنا معاویہ کر کے دوبارہ جاری کر دیا۔ تقریباً چھیاسٹھ لاکھ مربع میل پر پھر سے امن وسلامتی کا جھنڈا، علم اسلام لہرانے لگا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلافت کے مدعی نہ تھے مگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیعت کر لی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا کہ ہمارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ہمارا دین سونپا (یعنی مصلی نبوی حوالہ کیا) ہم نے اپنی دنیا (یعنی خلافت) بھی آپ کے حوالے کر دی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلافت کے مدعی نہ تھے مگر جانشین رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو نامزد کر دیا۔ وصیت نامہ کھولنے سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے یوں اظہار کیا تھا کہ ہم صرف عمر بن خطاب کی خلافت پر راضی ہوں گے۔ اور یہ ان کی معصوم تمنا تھی۔ وصیت نامہ پڑھ کر سنایا گیا تو وہ پوری ہوچکی تھی۔ عجمی سازشیوں، کافروں نے سیدنا امیر المومنین، سیدنا عمر فاروق کو شہید کر دیا تو شہادت سے پہلے وہ ایک چھ رکنی

خلافت کمیٹی نامزد کر چکے تھے۔اس چھے رکنی خلافت کمیٹی نے دو محترم ارکان (عثمان اور علی) دونوں نبی کے داماد بھی تھے اور نبی علیہ السلام کے خاندان قریش کی عظیم شاخ بنی عبد مناف میں سے بھی تھے۔اہل مدینہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی اکثریتی رائے کے مطابق سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت سونپا گیا۔سیدنا عثمان کی زبردست انتظامی صلاحیتوں اور مضبوط گرفت سے اسلام روز افزوں ترقی کرتا رہا پھر سیدنا عثمان کو شہید کیا گیا اور ولائے علی کا دعویٰ کیا گیا مگر مقصد پورا نہ ہوا تو ان کو بھی شہید کر دیا۔ نواسۂ رسول ابن علی سیدنا حسن دشمنانِ اسلام اور ان کی سازشوں کو بھانپ گئے۔انھوں نے اسلام کی نمائندگی سیدنا امیر معاویہ کے سپرد کر دی جبکہ خود وہ بھی بنی عبد مناف میں سے تھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف اور برادر نسبتی بھی تھے۔قیادت کا عہدہ کئی پشتوں سے بنی عبد مناف کی شاخ بنی امیہ میں چلا آرہا تھا اور انھوں نے اپنے کو اس کا اہل ثابت کر دیا تھا۔دعویٰ خلافت سیدنا معاویہ نے کبھی نہیں کیا تھا۔وہ کہتے تھے خلافت تو سیدنا علی ہی رکھیں مگر میں شہید مظلوم سیدنا عثمان کا عم زاد بھائی ہوں اور ان کی طرف سے مجھے ذمہ داری سونپی گئی ہے (یہ بات شاید اس طرف اشارہ ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا وصی نامز کر دیا تھا۔[از مضمون نگار]) وہ کہتے تھے سیدنا عثمان کے بیٹے بھی میرے ساتھ ہیں اور اس طرح ہم سیدنا عثمان کے شرعی وارث ہیں۔ہم ان کے خون کا بدلہ مانگتے ہیں۔سیدنا قاتلان عثمان جو سیدعلی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں چھپے ہیں،ان کو قصاص کے لیے ہمارے حوالہ کیا جائے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس پر قادر نہیں ہیں۔عملی طور پر صلح کی ہر کوشش کی کامیابی سے پہلے فتنہ کھڑا کیا جاتا رہا۔حکمین نے از خود نوٹس لے کر تا فیصلہ سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کو اپنے زیر اختیار علاقوں میں حکم امتناعی (sayorder) دے کر صلح کی کوششیں جاری رکھیں مگر اہل فتنہ سازشی گروہ نے نماز فجر میں دونوں جگہ حملہ کر دیا سیدنا معاویہ زخمی ہوئے۔سیدنا علی نے شہادت کا جام نوش فرمایا اور شہادت کے وقت سیدنا حسن کو وصیت فرمائی کہ امیر معاویہ کی حکمرانی کو ناپسند نہ کرنا ورنہ حنظل کی طرح سر کٹ کٹ کر گریں گے۔سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سیدنا معاویہ کے سپرد کر دی۔دشمن کی امیدوں پر اوس پڑ گئی مگر وہ کسی نئی سازش کی تیاری کرنے لگے۔سیدنا حسن کے لیے نبوی پیش گوئی پوری ہوئی۔اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والوں پر لازم ہے کہ اپنی جاہ طلبی چھوڑ کر جماعت مسلمین کی خیر خواہی کر کے سبط نبی کی سنت پر عمل کریں اور حسنین کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا استحقاق اپنے نام ریزرو کروالیں۔سیدنا حسن رضی اللہ عنہ ایک ایسا کردار ہیں کہ ان کی پیروی کر کے قیامت تک اہل اسلام دوسروں کو امن وسلامتی دے سکتے ہیں۔

حوالہ جات

[۱]۔صحاح ستہ بشمول صحیح بخاری، [۲]۔سیر الصحابہ، [۳]۔رحماء بینھم چاروں حصے، [۴]۔فوائد نافعہ از مولانا نافع،
[۵۔سیرت سیدنا علی، [۶]۔سیرت سیدنا معاویہ، [۷]۔خلفائے راشدین ندوہ، [۸]۔خلفائے راشدین ڈاکٹر خالد محمود،
[۹]۔خلفائے راشدین از محمود احمد ظفر سیالکوٹی، [۱۰]۔عادلانہ دفاع، [۱۱]۔امام مظلوم از سید نور الحسن بخاری، [۱۲]۔نہج البلاغہ، [۱۳]۔الامامہ والسیاستہ، [۱۴]۔سیدنا امیر معاویہ از مولانا تقی عثمانی، [۱۵]۔سیکڑوں تحقیقی مقالات بہ سلسلہ سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم